کچھ انسان کی فطرت کے سلسلہ میں

آج کل دنیا میں بدعنوانی کے خلاف بڑا زوروشور ہے۔ سیاسی میدان میں یہ انقلابی نعرہ کے طور پر جمہور کی حمایت اور رائے عامہ ہموار کرنے کا کامیاب گر بن گیا ہے۔ ہمیں اس پر کوئی سیاسی تبصرہ نہیں کرنا ہے۔ ہاں، اس کی سماجی پذیرائی کا غالب محرک خود انسانی فطرت لگتی ہے۔ انسان کی فطرت کچھ اتنے قاعدہ سے نظاموں کے نظام سے بندھی ہے کہ ہر بے قاعدگی اور بدعنوانی پر تڑپ تو جاتی ہے۔

☆

انسان تخلیق کا ارتقائی شہکار، فطرت کا معراجی نوشاہ جسمانی حیاتیاتی اور روحانی، تہہ در تہہ پیچیدگیوں کا مرکب اور طاقتوں اور نزاکتوں کا امتزاج عجوبۂ روزگار ہے۔ پھر اس میں مختلف محسوس و نامحسوس توانائیوں اور صلاحیتوں کا متوازن، ہم آہنگ، معقول، فول پروف (Foolproof) نظام اپنی جگہ۔ یہ اس کے داخلی اور انفرادی نظام کی بات ہے۔ اس کے دوسرے معلوم و نامعلوم موجودات عالم کے ساتھ شیرازہ بندی، یہ سب ابھی تک کی ان بوجھی پہیلی ہے۔ انسان کو جتنی حدتک دیکھا سمجھا جا سکتا ہے، اتنی حدتک اس سے اس کے خالق اور رب کی طرف اشارہ مل سکتا ہے۔ اسی بات کو مولائے کائناتؑ نے کچھ اس طرح کہا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اسی موضوع کو معنون ایک مسلسل مضمون کی آخری قسط موجودہ شمارہ کی زینت ہے۔ امید ہے ہمارے باذوق ناظرین نے اس کی دعوت فکر و نظر کو قبول کیا ہوگا۔

☆

جب رب کو کسی حدتک پہچان لیا تو اسے مان بھی لینا ہے۔ اگر رب کو مان لیا جائے تو اس کی بات کو بھی ماننا عقل و فطرت کا تقاضا ہے۔ اس کی بات اگر قانون کے انداز میں کہی جائے تو اسے 'شریعت' کہا جاتا ہے۔ یہاں قانون شریعت پر ایک وقیع مضمون جو صفوۃ العلماء رحمت مآب عالی جناب مولانا سید کلب عابد طاب ثراہ کا قلمی شہکار ہے، وہ بھی شامل اشاعت ہے۔

☆

اسلامی شریعت کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس میں صاحب شریعت رسولؐ کو بھی الگ سے کوئی خصوصی رعایت یا چھوٹ نہیں دی گئی ہے۔ ہاں، رسول مقبول کو تعدد ازدواج کے تعلق سے بظاہر کچھ رعایت حاصل تھی، کچھ ایسا عامی نظر کو لگ سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمارے ایک دوسرے مشمولہ مضمون ''پیغمبر اسلام کا تعدد ازدواج'' کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اب یہ قلم رک رہا ہے۔ ناظرین کرام کو موجودہ شمارہ کے پرمغز مضامین سے زیادہ روکے رکھنا بھی ان کے ذوق نظر پر بار ہو رہا ہوگا۔ خیر! خدا حافظ!!

م۔ر۔عابد